بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اشارات

## پاکستان کہاں کھڑا ہے؟

خرم مراد

۱۴ اگست کو ہم پاکستان کے یوم آزادی کی ۴۸ ویں سال گرہ منا رہے ہیں۔ سال گرہ کا دن جشن سے زیادہ خود احتسابی کا دن ہے۔ اس لیے کہ اس دن امتحان عمل کی جو مہلت سنت الٰہی وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ - کے تحت ہمارے لیے مقرر کی جا چکی ہے وہ ایک سال کم ہو جائے گی' اور ہمارے دفترِ عمل میں ایک سال کے اوراق کا اضافہ ہو جائے گا۔ اس لیے بھی کہ' سنتِ الٰہی ہی کے تحت' قومی ترقی و سربلندی' قوت و دولت اور عزت و غلبہ انھی قوموں کا مقدر ہے جو اپنا احتساب آپ کرتی ہیں' اپنی بدعملیوں' غلط کاریوں اور خامیوں کا اعتراف کرتی ہیں' اپنی حالت میں تغیر و اصلاح کے لیے کمربستہ ہو جاتی ہیں' اور اگر مومن ہوں تو اپنے رب کی طرف واپس آتی ہیں:

صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم کرتی ہے جو' ہر زماں اپنے عمل کا حساب

نصف صدی کے قریب طویل مہلت کے دوران ہم نے اپنا دفترِ عمل کتنا سیاہ کیا ہے اور کتنا روشن' یہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ اور' اس سفرِ زندگی نے ہمیں کس آگ کے گڑھے پر پہنچا دیا ہے' یہ بھی ہم پر خوب عیاں ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ آگ ہمارے اعمال کے ایندھن ہی سے بھڑک رہی ہے: عداوت اور بغض کی آگ' افتراق اور انتشار کی آگ' خون ریزی اور آبرو ریزی کی آگ' غیروں کے آگے ذلت اور اپنوں کے ہاتھوں رسوائی کی آگ۔ هِيَ اَعْمَالُكُمْ تُرَدُّ عَلَيْكُمْ ' یہ تمھارے اعمال ہی ہیں جو تم کو واپس کر دیے جاتے ہیں۔

آج کا یہ پاکستان' بدقسمتی سے' اس سے مختلف نہیں ہے' جس کی نشان دہی ہم نے ۱۹۹۲ء میں کی تھی:

آزادی کی اس سال گرہ کے موقع پر' پاکستان جن سنگین مسائل اور مہیب خطرات سے دوچار